



شق صدر

مفتی منیب الرحمن

معراج النبی ﷺ انسانی عقول کو دنگ کر دینے والا واقعہ ہے، واقعات معراج میں سے من جملہ ایک واقعہ شق صدر کا ہے، اس کے معنی ہیں: ”سینے کا چاک کر دینا“۔ جو لوگ معجزات کے قائل نہیں یا انہیں عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں، سر دست ہمیں اُن سے سروکار نہیں ہے۔

تو معنی والہم نہ سمجھا تو عجب کیا ہے تیرا مدد جز را بھی چاند کا محتاج

آج بہت سے سائنسی حقائق ایسے ہیں کہ چند سو سال پہلے کوئی اُن کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا، لیکن آج انسان اُن سے مستفید ہو رہے ہیں، انہیں برت رہے ہیں اور کائنات بسیط کی وسعتوں کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں۔ دیگر خارق عادت معجزات کی طرح سینے کا شق ہو جانا بھی عہد رسالت کا ناقابل یقین معجزہ تھا۔ کوئی یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ سینہ چاک کیا جائے، دل کو سینے سے باہر نکالا جائے، زم زم سے دھوکہ دو بارہ سینے میں رکھ دیا جائے، پھر بھی انسان زندہ رہے، خون بھی نہ بہے، یہ طبی اصولوں کے خلاف ہے، مگر سید المرسلین ﷺ کی حیات مبارکہ میں اس کے بارے میں روایات موجود ہیں، ان میں سے بعض صحیحین اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں، علامہ اقبال نے معراج کی بابت کہا:

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

یعنی معراج النبی ﷺ سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان بلندیوں کو تسخیر کر سکتا ہے۔ معجزات نبوی میں سے قرآن کریم ایسا معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام اور اُس کی صفت ہے، اس جیسا کلام بنانا بندوں کے لیے ممکن نہیں ہے، قرآن کا چیلنج اس کا واضح ثبوت ہے، لیکن دوسرے معجزات نبوی ﷺ فی نفسہ ممکن ہیں اگرچہ ہر ممکن کا صدور لازمی نہیں ہوتا۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا معراج کی شب بلندیوں کی طرف سفر کرنا مادی اسباب کے بغیر تھا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ تھا، لیکن یہ سفر اس امکان کو ظاہر کر رہا تھا، اب انسان مادی طاقت کے سبب بہت سی ایسی بلندیوں کی جانب پرواز کر رہا ہے جو پہلے ناقابل تصور تھیں۔

سید المرسلین ﷺ کا شق صدر ایک سے زائد بار ہوا اور محدثین کرام نے اس کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔ پہلی بار آپ کا شق صدر

بچپن یا لڑکپن کی عمر میں ہوا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جبریل امین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت نوعمر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، پھر آپ کے سینے کو چیر کر اس میں سے دل کو نکالا، پھر دل سے ایک جیسے ہوئے خون کو نکالا اور کہا: یہ آپ کے قلب میں شیطان کا حصہ تھا، پھر آپ کے دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر زم زم کے پانی سے دھو کر سینے میں اپنے مقام پر رکھ کر سی دیا۔ اس اثنا میں لڑکے دوڑتے ہوئے اُن کی رضاعی ماں کے پاس آئے اور کہا: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے، وہ (گھبرا کر) آپ کی طرف آئیں اور دیکھا کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے، حضرت انس بیان کرتے ہیں: میں آپ ﷺ کے سینے پر نالگوں کے نشانات دیکھتا تھا، (صحیح مسلم: 162)۔ بچپن میں یہ شق صدر کس عمر میں ہوا، اس کے بارے میں کئی اقوال ہیں، ایک روایت میں ہے کہ آپ کے قلب انور کو کینے اور حسد سے پاک کر کے رحم و مروت سے بھر دیا اور رحمۃ للعالمین کے منصب پر فائز ہونے کے لیے یہ حکمت قابل فہم ہے اور ایک یہ بتائی گئی ہے کہ شیطانی ترغیبات کا آپ کے قلب انور کے پاس سے گزر بھی نہ ہو، حدیث پاک میں ہے:

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک پر ایک ہمزاد جن (شیطان) مسلط ہوتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی، آپ پر بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہمزاد پیدا ہوا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا، اب وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا، (صحیح مسلم: 2814)۔“ حضرت کحہ نے اپنی صاحبزادی حضرت مریم کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی: (اے اللہ!) میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں، (آل عمران: 36)“، مفسرین کرام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کے قلوب کو شیطانی تحریکات سے محفوظ فرمایا۔

حدیث پاک میں ہے: ”ہر بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے انگلی چھوتا ہے تو وہ شیطان کے (انگلی چھونے سے) چیخ مار کر روتا ہے سوا مریم اور ان کے بیٹے کے، پھر حضرت ابو ہریرہ نے آل عمران: 36 پڑھی، (صحیح البخاری: 3431)۔“

اس پر کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضرت مریم و عیسیٰ کو رسول اللہ ﷺ پر اس جہت سے فضیلت حاصل ہو گئی، ہم کہتے ہیں: یہ ان کی خصوصیت ہے، لیکن سید المرسلین ﷺ پر فضیلت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تخلیق انسانی کے اعتبار سے آپ ﷺ کو کامل پیدا فرمائے، پھر آپ کو اپنے ہمزاد پر غلبہ عطا فرمادے، جیسا کہ انسان اپنے ناخن اور جسم کے بعض حصوں کے بال تراشتا ہے، لیکن اگر کسی کے بدن میں ناخن یا بال نہ ہوں تو اسے ناخن یا بال رکھنے والوں پر فضیلت نہیں سمجھا جاتا۔ ایک بار آپ کا شق صدر معراج کے موقع پر ہوا۔

حضرت مالک بن انس بروایت ابو ذر بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں مکے میں تھا، (ایک شب) میرے گھر کی چھت پھٹی، حضرت جبریل علیہ السلام اترے، انہوں نے میرے سینے کو چاک کیا، میرے دل کو نکال کر آب زمزم سے دھویا، پھر ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لائے اور اُسے میرے قلب میں ڈال دیا، پھر میرے سینے کو سی دیا، پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا کی طرف لے کر چڑھے، (صحیح البخاری: 349، صحیح مسلم: 163)۔“ سنن ترمذی کی روایت میں ان کلمات کا اضافہ ہے: ”میں بیت اللہ کے پاس نیم خوابی کی کیفیت میں تھا اور یہ کہ میرے سینے کو نیچے تک شق کیا گیا، (سنن ترمذی: 3346)۔“

انسان کو جب اپنے روایتی ماحول سے مختلف ماحول میں جانا پڑے تو وہ اس کے لیے تیاری کرتا ہے، وہاں کے گرم یا سرد موسم کے

بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے، اس کے مطابق لباس تیار کرتا ہے، وہاں کی اشیائے خوراک اور آداب زندگی سے آگہی حاصل کرتا ہے۔ میں نے امریکہ کے شہر ہوسٹن میں خلائی مرکز ناسا کو دیکھا، وہاں چاند پر اور خلا میں جانے والے خلا بازوں کے لیے تربیت گاہ ہے، کیونکہ زمین کی کشش ثقل کے دائرے سے نکلنے کے بعد بے وزنی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کھلی فضا میں انسان چل پھر سکتا ہے، جس کا اسے زمین پر رہتے ہوئے تجربہ نہیں ہوتا، اسی طرح بقائے حیات کے لیے مصنوعی آکسیجن، پانی اور حسب حال خوراک کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ہماری نظر میں سید المرسلین ﷺ کے شق صدر کے واقعات اسی سے مشابہت رکھتے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے حکمتوں کو بیان کیا ہے اور ہم اپنی تشریحات کے ساتھ انہیں لکھ رہے ہیں:

”پہلی بار آپ کا شق صدر دل میں جے ہوئے خون کو نکالنے کے لیے ہوتا کہ شیطان کی کسی منفی تحریک و ترغیب کا آپ کی ذات سے کوئی تعلق ہی نہ رہے، دوسری بار اعلان نبوت سے پہلے نزول وحی کے وقت شق صدر اس لیے ہوتا کہ آپ کے قلب انور میں وحی ربانی کو جذب کرنے کی روحانی استعداد اور ملکہ پیدا ہو جائے۔ قرآن کی جلالت کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں بیان فرمایا ہے۔ احادیث میں نزول وحی کی شدت کا بھی بیان ہوا ہے کہ کبھی شدید گرمی میں آپ پر کچکی طاری ہو جاتی، کبھی شدید سردی میں آپ کی جمین اطہر پر پسینے کے قطرے نمودار ہو جاتے، آپ سواری پر ہوتے تو اونٹنی وحی ربانی کی ہیبت سے بیٹھ جاتی۔ تیسری بار شق معراج کو ہوتا کہ آپ کے قلب انور کو حکمت کے موتیوں سے بھر دیا جائے اور اس میں ایسی روحانی قوت پیدا کر دی جائے کہ آپ کائنات کے اسرار اور اس میں قدرت کی نشانیوں کو جاگتی آنکھوں سے دیکھ سکیں، ان کی حکمتوں کو سمجھ سکیں اور تجلیات باری تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو سکیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اسی موقع پر میرے دو شانوں کے درمیان مہر نبوت رکھ دی گئی، ایک اور موقع پر فرمایا: یہ مہر مسہری کی گھنڈی کی مانند ہے اور اس پر بال ہیں۔ آج کل بانی پاس آپریشن یا اوپن ہارٹ سرجری کے وقت مریض کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے اور جب تک آپریشن مکمل نہیں ہو جاتا، اس کے لیے تنفس اور دوران خون کو جاری رکھنے کے لیے مصنوعی انتظام کیا جاتا ہے، مریض بے ہوشی کے سبب آپریشن کے مراحل کو خود نہیں دیکھ پاتا، لیکن رسول اللہ ﷺ ان تمام مراحل میں ہوش و حواس میں رہے، آپ نے تمام احوال خود بیان فرمائے، علامہ سعیدی لکھتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی حیات قلب کی محتاج نہیں ہے، عام انسان کے جسم میں ایک معمولی کٹ بھی لگ جائے تو خون بہہ نکلتا ہے، لیکن شق صدر کے تمام مراحل میں آپ کے جسم سے نہ خون نکلا، نہ آپ کو درد محسوس ہوا۔“

بعض علماء نے کہا: پہلی بار شق صدر اس لیے ہوا کہ آپ کو عالم غیب کے بارے میں علم یقین حاصل ہو، دوسری بار اس لیے ہوا کہ آپ کو عین یقین حاصل ہو اور تیسری بار شق صدر اس لیے ہوا کہ آپ کو حق یقین حاصل ہو۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

”شفا میں ہے: جب جبریل علیہ السلام نے آپ کے دل کو دھویا تو کہا: یہ قلب سلیم ہے، اس میں دوا آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔“ اہل ذوق کا اپنا اپنا زاویہ نظر ہوتا ہے، علامہ سعیدی لکھتے ہیں: ”بعض اہل علم نے کہا: آپ کے قلب انور کو زمزم سے اس لیے دھویا گیا تاکہ اُسے زمزم کی برکت نصیب ہو جائے اور میں کہتا ہوں: قلب پاک مصطفیٰ ﷺ کو زمزم میں اس لیے دھویا گیا تاکہ آب زمزم آپ کے قلب انور کے لمس سے مشرف و مستبرک ہو جائے۔“